Freebooks.pk
Free Notes • Past Papers • Guides for Students

اردو لازمی جماعت گیارہویں — پنجاب بورڈ (PECTAA)

سبق 18

غزل (میر تقی میر)

Urdu Class 11 Lesson 18: Ghazal (Mir Taqi Mir)

میر تقی میر • خدائے سخن • ردیف و قافیہ • صنعتِ تکرار • مراعات النظیر

© freebooks.pk — Original educational content

Free notes: freebooks.pk

سبق 18: غزل (میر تقی میر)

Urdu Class 11 Lesson 18: Ghazal (Mir Taqi Mir)

یہ نوٹس پنجاب بورڈ (PECTAA) کی جماعت گیارہویں کی کتاب اردو (لازمی) کے اٹھارھویں سبق پر مبنی ہیں، جس میں 'خدائے سخن' میر تقی میر کی مشہور غزل شامل ہے۔ یہ غزل 'کلیاتِ غزلیاتِ میر' سے لی گئی ہے اور اس کی ردیف 'جانے ہے' ہے۔

اس غزل میں میر نے عاشق کی سادگی، محبوب کی بے نیازی اور عشق کے دکھ کو سادہ مگر پُر تاثیر انداز میں بیان کیا ہے۔ نوٹس میں شاعر کا تعارف، شعر وار تشریح، مرکزی خیال، شعری اصطلاحات (مصرع، شعر، قافیہ، ردیف، مطلع، مقطع)، صنائع بدائع، اور مختصر، تفصیلی اور معروضی سوالات شامل ہیں۔

تدریسی مقاصد

- طلبہ میں میر کی غزل کے حوالے سے تنقید اور تحسین کی صلاحیت پیدا کرنا۔
- طلبہ کو شعری اصطلاحات اور صنائع بدائع سے آگاہ کرنا۔
- میر کے عہد کی ثقافت، معاشرت اور تاریخ کو سمجھنا۔
- طلبہ کی تخلیقی، جذباتی، فکری اور تنقیدی صلاحیتوں کو ابھارنا۔

شاعر کا تعارف

میر محمد تقی نام اور میرؔ تخلص تھا۔ آگرہ میں پیدا ہوئے۔ والد میر محمد علی متقی ایک درویش منش انسان تھے اور تصوف سے گہرا تعلق رکھتے تھے۔ میر کے والدین بچپن ہی میں انتقال کر گئے۔ اس سانحے کے بعد میر آگرہ کو خیرباد کہہ کر دہلی آ گئے، جہاں اپنی سوتیلی والدہ کے بھائی سراج الدین علی خان آرزو کے پاس رہے جو فارسی کے بڑے عالم، لغت نویس اور شاعر تھے۔ مگر جلد ہی آگرہ لوٹ گئے، کچھ عرصہ وہاں گزارا اور پھر دہلی آ گئے۔

مختلف امرا کے درباروں سے وابستہ رہے، مگر وہ زمانہ سخت تباہ حالی اور بدامنی کا تھا، اس لیے کہیں ٹک کر ملازمت نہ کر سکے۔ اسی دور میں بہت سے شعرا لکھنؤ کی خوش حالی کے باعث وہاں جا رہے تھے؛ میر بھی نواب آصف الدولہ کی دعوت پر لکھنؤ گئے مگر اپنی خود داری کے باعث جلد ہی دربار سے الگ ہو گئے۔ آخری عمر تنگ دستی میں گزری اور لکھنؤ ہی میں وفات پائی۔

میر کو 'خدائے سخن' کہا جاتا ہے۔ انھوں نے قصیدہ، مثنوی، رباعی، قطعہ، مرثیہ، واسوخت اور غزل سب میں طبع آزمائی کی، مگر ان کی بنیادی پہچان غزل ہے۔ ذاتی تجربات، گرد و پیش کے حالات اور خاندان میں جاری صوفیانہ روایت نے ان

Free notes: freebooks.pk

کی غزل کو منفرد رنگ دیا۔ ان کی غزل میں احساس کی شدت، مشاہدے کی وسعت، سادگیِ بیان، بے ساختگی، رمز و ایمائیت، موسیقیت، ترنم اور تجربے کی گہرائی ملتی ہے۔ غالب جیسے شاعر نے بھی اعتراف کیا کہ ریختہ (اردو) میں استاد صرف تم ہی نہیں، پچھلے زمانے میں ایک میر بھی تھا۔ تصانیف: چھے دیوان (اردو)، ایک دیوان (فارسی)، اردو شعرا کا تذکرہ ‘نکات الشعرا’، فارسی آپ بیتی ‘ذکرِ میر’ اور چند متفرق رسائل۔

شعری اصطلاحات اور صنائع بدائع

مصرع

بامعنی الفاظ کا ایسا موزوں ٹکڑا جو شعر کا آدھا حصہ ہو؛ شعر کا پہلا مصرع ‘مصرعِ اولیٰ’ اور دوسرا ‘مصرعِ ثانی’ کہلاتا ہے۔

شعر

ایک ہی وزن کے دو مصرعے جن میں ایک مکمل خیال بیان ہو۔

قافیہ

ردیف سے پہلے آنے والے ہم آواز الفاظ؛ اس غزل میں: سارا، دوبارا، وارا، چارا، اشارا، تارا، گوارا۔

ردیف

قافیے کے بعد بار بار دہرایا جانے والا لفظ یا الفاظ؛ اس غزل میں ‘جانے ہے’۔

مطلع و مقطع

غزل کا پہلا شعر جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہوں مطلع کہلاتا ہے (یہاں ‘پتا پتا بوٹا بوٹا...’)؛ آخری شعر جس میں تخلص آئے مقطع کہلاتا ہے (یہاں ‘تشنۂ خوں ہے اپنا کتنا میر...’)۔

صنعتِ تکرار

ایک لفظ کو بار بار لا کر زور پیدا کرنا؛ مطلع میں ‘پتا پتا، بوٹا بوٹا’ اور ‘جانے نہ جانے ... نہ جانے ... جانے ہے’۔

مراعات النظیر

ایک دوسرے سے مناسبت رکھنے والی چیزوں کا ذکر؛ مطلع میں پتا، بوٹا، گل اور باغ۔

طنز و کنایہ، رمز و اشارہ

بات کو صاف کہنے کے بجائے چھپا کر، چوٹ کرتے ہوئے یا اشاروں میں کہنا؛ میر کہتے ہیں کہ محبوب یہ سب جانتے ہیں مگر وفا اور مہربانی نہیں جانتے۔

Free notes: freebooks.pk

غزل کا تعارف

اس غزل کا ہر شعر عشق کے کسی پہلو کو بیان کرتا ہے۔ میر کہتے ہیں کہ ان کے حال سے باغ کا پتا پتا واقف ہے مگر جسے جاننا چاہیے، یعنی پھول (محبوب)، وہی بے خبر ہے۔ عاشق محبوب کو دیکھ کر جی اٹھتا ہے، اور اپنی جان کے نقصان کو بھی عشق میں فائدہ سمجھتا ہے۔

میر شکایت کرتے ہیں کہ حسینوں کے شہر کا دستور ہی یہ ہے کہ دل کے مریض کا علاج نہ کیا جائے، اور یہ حسین طنز، کنایہ اور اشارے سب جانتے ہیں مگر وفا اور مہربانی سے ناواقف ہیں۔ مقطع میں وہ اپنی سادگی پر ہنستے ہیں کہ تلخیاں سہنے کے عادی میر محبوب کی تلوار کی دھار کو بھی میٹھا پانی سمجھتے ہیں۔

شعر وار تشریح

شعر 1 (مطلع): باغ سب جانتا ہے، گل نہیں

میر کہتے ہیں کہ میرا حال باغ کا ایک ایک پتا اور ایک ایک پودا جانتا ہے؛ اگر کوئی نہیں جانتا تو صرف پھول نہیں جانتا۔ یہاں گل سے مراد محبوب ہے۔ ساری دنیا عاشق کے دکھ سے واقف ہے مگر جس کی خاطر یہ دکھ اٹھایا، وہی بے خبر یا جان بوجھ کر انجان ہے۔ اس شعر میں صنعتِ تکرار اور مراعات النظیر کا خوب صورت استعمال ہے۔

شعر 2: محبوب کی آمد، نئی زندگی

میر کہتے ہیں کہ عاشق ہجر میں ہمیشہ مردے کی طرح بے جان رہتا ہے، مگر محبوب کو دیکھتے ہی جی اٹھتا ہے۔ یار کے اچانک آ جانے کو وہ گویا دوسری زندگی سمجھتا ہے۔ محبوب کا دیدار عاشق کے لیے آبِ حیات کی طرح ہے۔

شعر 3: عاشق کی سادگی

میر کہتے ہیں کہ دنیا میں عاشق جیسا سادہ کوئی نہیں ہوگا، جو محبوب کے عشق میں اپنی جان کے نقصان کو بھی اپنا فائدہ سمجھتا ہے۔ عام آدمی نفع نقصان کا حساب رکھتا ہے مگر عاشق کے نزدیک محبوب پر جان لٹا دینا ہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

شعر 4: شہرِ حسن کی رسم

میر کہتے ہیں کہ دل کے مریض کا علاج کرنا حسینوں کے شہر کا دستور ہی نہیں، ورنہ نادان محبوب بھی اس درد کی دوا خوب جانتا ہے۔ یعنی محبوب جانتا ہے کہ ایک نظرِ کرم سے عاشق ٹھیک ہو جائے گا، مگر حسن کی بے نیازی اسے مہربانی سے روکتی ہے۔ یہاں ہلکا سا طنز بھی ہے۔

Free notes: freebooks.pk

شعر 5: سب کچھ جانتے ہیں، وفا نہیں

میر شکایت کرتے ہیں کہ ان حسینوں میں سے کوئی بھی محبت، وفا، مہربانی اور عنایت سے واقف نہیں؛ ہاں طنز، کنایہ، رمز اور اشارے کی ساری باتیں خوب جانتے ہیں۔ یعنی محبوب عاشق کو باتوں اور اشاروں سے تڑپانا تو جانتا ہے مگر وفا کرنا نہیں جانتا۔

شعر 6: آسمان کی نظر میں محبوب کا بالا

میر کہتے ہیں کہ اگر بس چلے تو محبوب کے کان کے موتی کو بالے تک نہ پہنچنے دیں، یعنی اس کے حسن کی ایسی حفاظت کریں کہ کسی کی نظر نہ لگے، کیونکہ آسمان بھی اس کے بالے کو سورج اور چاند کی آنکھ کی پتلی کا تارا سمجھتا ہے۔ یہ محبوب کے حسن کی انتہائی تعریف اور مبالغے کی عمدہ مثال ہے۔

شعر 7 (مقطع): تلوار کی دھار، میٹھا پانی

مقطع میں میر خود پر طنز کرتے ہیں کہ میر بھی کتنا نادان اور تلخیاں سہنے کا عادی ہے؛ اس کا خون اتنا پیاسا ہے کہ وہ محبوب کی تیز تلوار کی دھار (آبِ تیغ) کو بھی خوش گوار پانی (آبِ گوارا) سمجھتا ہے۔ یعنی عاشق محبوب کے ہاتھوں قتل ہونے کو بھی سعادت سمجھتا ہے۔ 'آب' کے دو معنی (دھار اور پانی) سے رعایتِ لفظی پیدا ہوئی ہے۔

مرکزی خیال

غزل کا مرکزی خیال عشق کی سچائی اور عاشق کی بے بسی ہے۔ عاشق سادہ دل ہے، محبوب کے دیدار سے زندہ ہوتا ہے اور اس پر جان قربان کرنے کو کامیابی سمجھتا ہے، جب کہ محبوب بے نیاز ہے: سب کچھ جانتے ہوئے بھی وفا اور مہربانی نہیں کرتا۔ میر نے یہ سب سادہ زبان، تکرار، موسیقیت اور گہرے احساس کے ساتھ بیان کیا ہے۔

اہم الفاظ کے معنی

بوٹا

چھوٹا پودا۔

گل

پھول؛ یہاں محبوب۔

زیاں

نقصان۔

Free notes: freebooks.pk

وارا

فائدہ، بچت۔

چارہ گری

علاج کرنا۔

رسمِ شہرِ حسن

حسینوں کے شہر کا دستور۔

دلبرِ ناداں

نادان محبوب۔

لطف و عنایت

مہربانی اور کرم۔

رمز و اشارہ

اشاروں کنایوں میں بات کرنا۔

مہ و خور

چاند اور سورج۔

تشنۂ خوں

خون کا پیاسا۔

تلخی کش

تلخی برداشت کرنے والا۔

آبِ تیغ

تلوار کی دھار یا چمک۔

آبِ گوارا

خوش گوار، میٹھا پانی۔

خاکہ

غزلِ میر: عاشق اور محبوب: یہ خاکہ غزل کے اشعار میں عاشق اور محبوب کی کیفیات کو دکھاتا ہے۔

Free notes: freebooks.pk

غزلِ میر: عاشق اور محبوب



freebooks.pk

مختصر سوالات و جوابات

میر کے نزدیک کون اس کے حال سے واقف نہیں؟

گل یعنی محبوب؛ باقی سارا باغ اس کا حال جانتا ہے۔

شہرِ حسن کی رسم کیا ہے؟

کہ وہاں دل کی بیماری کا علاج (چارہ گری) نہیں کیا جاتا۔

اس غزل کی ردیف اور قوافی لکھیں۔

ردیف: جانے ہے؛ قوافی: سارا، دوبارا، وارا، چارا، اشارا، تارا، گوارا۔

'طنز و کنایہ اور رمز و اشارہ' سے کیا مراد ہے؟

بات کو چوٹ کرتے ہوئے یا چھپا کر اشاروں میں کہنا؛ محبوب یہ سب جانتا ہے مگر وفا نہیں جانتا۔

میر خون کا پیاسا کس کو کہتے ہیں اور آبِ تیغ کو آبِ گوارا کیوں سمجھتے ہیں؟

اپنے آپ کو؛ وہ تلخیوں کے عادی اور عشق میں نادان ہیں، اس لیے محبوب کی تلوار کی دھار کو بھی میٹھا پانی سمجھتے ہیں۔

عاشق کس چیز کو اپنا 'وارا' (فائدہ) سمجھتا ہے؟

عشق میں اپنی جان کے نقصان (جی کے زیاں) کو۔

یار کے اچانک آ جانے کو عاشق کیا سمجھتا ہے؟

دوبارہ ملنے والی زندگی۔

میر کو کس لقب سے یاد کیا جاتا ہے؟

خدائے سخن۔

میر کی تصانیف کے نام لکھیں۔

چھے اردو دیوان، ایک فارسی دیوان، تذکرہ نکات الشعرا، فارسی آپ بیتی ذکرِ میر اور چند رسائل۔

میر کس نواب کی دعوت پر لکھنؤ گئے؟

نواب آصف الدولہ کی دعوت پر۔

مطلع اور مقطع کسے کہتے ہیں؟

غزل کا پہلا ہم قافیہ و ہم ردیف شعر مطلع اور تخلص والا آخری شعر مقطع کہلاتا ہے۔

اس غزل میں صنعتِ تکرار کہاں ہے؟

مطلع میں: پتا پتا، بوٹا بوٹا، اور 'جانے' کی بار بار تکرار۔

تفصیلی سوالات و جوابات

میر تقی میر کی غزل کے مطلع کی تشریح کریں اور اس کے صنائع بیان کریں۔

حوالہ

یہ مطلع میر تقی میر کی غزل سے ہے جو 'کلیاتِ غزلیاتِ میر' میں شامل ہے۔

مفہوم

میر کہتے ہیں کہ ان کا حال باغ کا ہر پتا اور ہر پودا جانتا ہے؛ صرف گل یعنی محبوب نہیں جانتا، حالانکہ سب سے زیادہ اسی کو جاننا چاہیے۔

Free notes: freebooks.pk

کیفیت

یہ عاشق کی بے بسی اور محبوب کی بے نیازی کا بیان ہے؛ عشق کی خبر سارے زمانے میں پھیل چکی مگر محبوب انجان بنا ہوا ہے۔

صنائع

صنعتِ تکرار (پتا پتا، بوٹا بوٹا، جانے)، مراعات النظیر (پتا، بوٹا، گل، باغ)، اور گل سے محبوب مراد لینا (استعارہ)؛ سادگی اور موسیقیت شعر کو ضرب المثل بنا دیتی ہیں۔

'اس کو فلک چشمِ مہ و خور کی پتلی کا تارا جانے ہے' والے شعر کی فکری و فنی حوالے سے تشریح کریں۔

مفہوم

میر کہتے ہیں کہ بس چلے تو محبوب کے کان کے موتی کو بالے تک نہ آنے دیں، کیونکہ آسمان بھی اس بالے کو چاند اور سورج کی آنکھ کا تارا سمجھتا ہے۔

فکری پہلو

یہ محبوب کے حسن کی انتہائی تعریف ہے؛ اس کا معمولی زیور بھی آسمان کی نظر میں چاند سورج سے زیادہ قیمتی ہے، اور عاشق کو اس پر نظر لگنے کا ڈر ہے۔

فنی پہلو

مبالغہ، مراعات النظیر (فلک، مہ، خور، تارا)، اور محاورہ 'آنکھ کی پتلی کا تارا' یعنی نہایت عزیز۔

میر کا انداز

نازک خیالی کے باوجود زبان سادہ ہے اور ردیف 'جانے ہے' شعر کو روانی دیتی ہے۔

میر تقی میر کے حالاتِ زندگی اور ان کی غزل کی خصوصیات بیان کریں۔

حالات

آگرہ میں پیدا ہوئے؛ بچپن میں والدین کا انتقال؛ دہلی میں خان آرزو کے پاس رہے؛ بدامنی کے دور میں مختلف امرا سے وابستہ رہے؛ آصف الدولہ کی دعوت پر لکھنؤ گئے اور وہیں تنگ دستی میں وفات پائی۔

مقام

خدائے سخن کہلاتے ہیں؛ غالب سمیت بعد کے تمام شعرا نے ان کی عظمت کا اعتراف کیا۔

غزل کی خصوصیات

احساس کی شدت، سوز و گداز، سادگیِ بیان، بے ساختگی، رمز و ایمائیت، موسیقیت و ترنم اور تجربے کی گہرائی۔

Free notes: freebooks.pk

تصانیف

چھے اردو دیوان، ایک فارسی دیوان، نکات الشعرا (تذکرہ)، ذکرِ میر (فارسی آپ بیتی) اور چند رسائل۔

غزل میں عاشق اور محبوب کی جو تصویر میر نے پیش کی ہے، اسے بیان کریں۔

سادہ دل عاشق

عاشق اتنا سادہ ہے کہ جان کے نقصان کو بھی فائدہ سمجھتا ہے اور محبوب کے دیدار سے ہی جی اٹھتا ہے۔

بے نیاز محبوب

محبوب سب جانتا ہے مگر انجان بنتا ہے؛ وہ درد کی دوا جانتے ہوئے بھی علاج نہیں کرتا۔

شکوہ

حسین طنز، کنایہ اور اشارے خوب جانتے ہیں مگر مہر و وفا اور لطف و عنایت سے ناواقف ہیں۔

انتہائے عشق

مقطع میں عاشق محبوب کی تلوار کو بھی آبِ گوارا سمجھتا ہے؛ یعنی محبوب کے ہاتھوں مرجانا بھی اس کے لیے خوشی ہے۔

معروضی سوالات (MCQs)

عاشق سا تو کوئی اور نہ ہوگا دنیا میں: (الف) پاگل (ب) دیوانہ (ج) ہوشیار (د) سادہ

درست جواب: (د) سادہ۔ سادہ۔

'جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے' کا دوسرا مصرع ہے: (الف) گلستاں تو سارا جانے ہے (ب) باغباں تو ہمارا جانے ہے (ج) باغ تو سارا جانے ہے (د) گل چیں تو تمھارا جانے ہے

درست جواب: (ج) باغ تو سارا جانے ہے۔ باغ تو سارا جانے ہے۔

رسمِ شہرِ حسن نہیں: (الف) چارہ گری کرنا (ب) مرہم رکھنا (ج) نظرِ کرم کرنا (د) التفات کرنا

درست جواب: (الف) چارہ گری کرنا۔ چارہ گری۔

'پتا، بوٹا، گل اور باغ' کے الفاظ کی رو سے ہیں: (الف) مجازِ مرسل (ب) کنایہ (ج) مراعات النظیر (د) صنعتِ تکرار

درست جواب: (ج) مراعات النظیر۔ مناسبت رکھنے والی چیزیں۔

'تلخی کش' سے مراد ہے: (الف) تلخ بات کہنے والا (ب) کڑوی دوا پینے والا (ج) تلخی کو ناپسند کرنے والا (د) تلخی برداشت کرنے والا

درست جواب: (د) تلخی برداشت کرنے والا۔ تلخی سہنے والا۔

Free notes: freebooks.pk

اس غزل کی ردیف ہے: (الف) سارا (ب) جانے ہے (ج) ہے (د) نہیں

درست جواب: (ب) جانے ہے۔ جانے ہے۔

میر تقی میر کہاں پیدا ہوئے؟ (الف) دہلی (ب) لکھنؤ (ج) آگرہ (د) لاہور

درست جواب: (ج) آگرہ۔ آگرہ۔

میر کو کہا جاتا ہے: (الف) شاعرِ مشرق (ب) خدائے سخن (ج) شاعرِ رومان (د) شاعرِ مزدور

درست جواب: (ب) خدائے سخن۔ خدائے سخن۔

میر کا تذکرۂ شعرا ہے: (الف) آبِ حیات (ب) نکات الشعرا (ج) گلشنِ ہند (د) ذکرِ میر

درست جواب: (ب) نکات الشعرا۔ نکات الشعرا۔

میر کی فارسی آپ بیتی ہے: (الف) ذکرِ میر (ب) نکات الشعرا (ج) جہانِ دانش (د) یادوں کی برات

درست جواب: (الف) ذکرِ میر۔ ذکرِ میر۔

میر کے اردو دیوانوں کی تعداد ہے: (الف) تین (ب) چار (ج) پانچ (د) چھے

درست جواب: (د) چھے۔ چھے دیوان۔

میر کس کی دعوت پر لکھنؤ گئے؟ (الف) واجد علی شاہ (ب) آصف الدولہ (ج) شجاع الدولہ (د) سعادت علی خان

درست جواب: (ب) آصف الدولہ۔ نواب آصف الدولہ۔

تیز نظر ثانی خلاصہ

- شاعر: میر محمد تقی میرؔ، آگرہ میں پیدا، لکھنؤ میں وفات؛ خدائے سخن۔
- تصانیف: چھے اردو دیوان، ایک فارسی دیوان، نکات الشعرا، ذکرِ میر۔
- ردیف: جانے ہے؛ قوافی: سارا، دوبارا، وارا، چارا، اشارا، تارا، گوارا۔
- مطلع: پتا پتا بوٹا بوٹا...؛ مقطع: تشنۂ خوں ہے اپنا کتنا میر...۔
- صنائع: صنعتِ تکرار، مراعات النظیر، مبالغہ، رعایتِ لفظی (آب)۔
- خیال: سادہ دل عاشق، بے نیاز محبوب، شہرِ حسن میں چارہ گری کی رسم نہیں۔

امتحانی نکات

- غزل کے ہر شعر کی تشریح الگ مکمل خیال کے طور پر کریں؛ حوالے میں شاعر اور ماخذ لکھیں۔

Free notes: freebooks.pk

- مطلع کی تشریح میں صنعتِ تکرار اور مراعات النظیر کا ذکر لازماً کریں۔
- ردیف و قافیہ کی پہچان میں ‘جانے ہے’ کو ردیف اور اس سے پہلے کے الفاظ کو قافیہ لکھیں۔
- مقطع میں ‘آب’ کے دو معنی (دھار اور پانی) واضح کریں۔
- میر کی خصوصیات کے سوال میں سادگی، سوز و گداز اور موسیقیت کو اسی غزل کی مثالوں سے ثابت کریں۔